اَوقاتِ نماز مع مکروہ اَوقاتِ نماز

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر دن رات میں پانچ وقت نماز فرض کی ہے اور اسی طرح ہر نماز کو بھی اس کے وقت پر پڑھنے کا حکم فرمایا جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الصَّلوٰةَ کَانَتْ عَلَى الْمُوْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ (النساء:۱۰۳)

''بے شک مؤمنوں پر نماز مقررہ وقت میں فرض کی گئی ہے۔''

پانچوں نمازوں کا ابتدائی وقت

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فصلى الظهر حين زالت الشمس وكان الفيء قدر الشراك ثم صلى العصر حين كان الفيء قدر الشراك وظِلِّ الرجل ثم صلى المغرب حين غابت الشمس ثم صلى العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الفجر حين طلع الفجر (سنن نسائی:۵۲۵)

''آپؐ نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد جبکہ زوال کا سایہ جوتے کے تسمے کے برابر تھا، اس وقت پڑھائی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب زوال کا سایہ تسمے اور آدمی کے برابر ہوگیا۔ پھر مغرب کی نماز پڑھائی جس وقت سورج غروب ہوگیا پھر عشا کی نماز سرخی غائب ہوجانے پر پڑھائی پھر جب فجر طلوع ہوئی تو فجر کی نماز پڑھائی۔''

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ

ظہر: جب جوتے کے تسمہ کے برابر زوال کا سایہ پہنچ جائے

عصر: جب آدمی کے برابر سایہ پہنچ جائے

مغرب: سورج غروب ہونے پر

www.KitaboSunnat.com

عشاء: سرخی غائب ہونے پر

فجر: طلوعِ فجر سے

پانچوں نمازوں کا اوّل وآخر وقت

✻ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إنَّ للصلاة أوّلاً وآخرًا وإن أوّل وقت صلاة الظهر حين تزول الشمس وآخر وقت حين يدخل وقت العصر وإن أوّل وقت صلاة العصر حين يدخل وقتها وإن آخر وقتها حين تصفر الشمس وإن أوّل وقت المغرب حين تغرب الشمس وإنَّ آخر وقتها حين يغيب الشفق وإنَّ أوّل وقت العشاء الآخرة حين يغيب الأفق، وإنَّ آخر وقتها حين ينتصف الليل، وإنَّ أوّل وقت الفجر حين يطلع الفجر وإنَّ آخر وقتها حين تطلع الشمس (سنن ترمذی:۱۵۱)

''بے شک ہر نماز کے لئے اوّل اور آخری وقت ہے۔ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت جب سورج ڈھل جائے اور آخری وقت جب نمازِ عصر کا وقت شروع ہو۔عصر کی نماز کا اوّل وقت وہی ہے جب یہ اپنے وقت میں داخل ہوجائے اور آخری وقت جب سورج زرد ہوجائے۔مغرب کی نماز کا اوّل وقت جب سورج غروب ہوجائے اور آخری جب سرخی غائب ہوجائے۔عشاء کا اوّل وقت جب سرخی غائب ہوجائے اور آخری وقت جب آدھی رات گزر جائے۔''

✻ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ نے کعبہ کے پاس دومرتبہ نماز میں میری امامت کی:

"فصلى الظهر في الأولى منهما حين كان الفيء مثل الشراك، ثم صلى العصر حين كان كل شيء مثل ظله، ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس وأفطر الصائم، ثم صلى العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الفجر حين برق الفجر وحرم الطعام على الصائم وصلى المرة الثانية الظهر حين كان ظل كل شيء مثله لوقت العصر بالأمس ثم صلى العصر حين كان ظل كل شيء مثليه، ثم صلى المغرب لوقته الأول، ثم

www.KitaboSunnat.com

صلى العشاء الآخرة حين ذهب ثلث الليل، ثم صلى الصبح حين أسفرت الأرض ثم التفت إليّ جبريل فقال: يا محمد! هذا وقت الأنبياء من قبلك والوقت فيما بين هذين الوقتين" (سنن ترمذی:۱۴۹)

''پس اُنہوں نے ظہر کی نماز پہلی مرتبہ جب زوالِ فَیْ کا سایہ جوتے کے تسمے کے برابر ہوا تب پڑھائی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مساوی ہوگیا۔ پھر مغرب کی اس وقت جب سورج غروب ہوگیا اور روزہ دار نے روزہ کھول لیا۔ پھر شفق (سرخی) ختم ہونے پر عشا کی نماز پڑھائی، پھر عشا کی نماز اس وقت پڑھائی جب پو پھوٹ پڑی اور صائم پر کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے۔ اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا۔ پھر عصر کی نماز جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہوا پڑھائی، پھر مغرب کی نماز اس کے اوّل وقت میں پڑھائی، پھر عشا کی نماز ثلثِ لیل کو پڑھی۔ پھر فجر کی نماز جب زمین روشن ہوگئی اس وقت پڑھی، پھر جبریلؑ نے میری طرف توجہ کی اور بولے: اے محمد! یہ اوقات تجھ سے پہلے انبیا میں تھے اور (نماز) کا وقت ان دو اوقات کے درمیان میں ہے۔''

حاصل نکات

نماز	اول وقت	آخر وقت
① ظہر	زوال کے فوراً بعد	ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو
② عصر	ایک مثل سایہ ہو	دو مثل سایہ ہو یا سورج زرد ہونے تک
③ مغرب	سورج غروب	سرخی غائب ہونے تک
④ عشاء	سرخی غائب ہونے سے	نصف یا ثلث لیل تک
⑤ فجر	طلوع فجر	سورج طلوع تک
⑥ جمعہ	ظہر کا وقت ہی ہے	

سفر میں ظہر کی نماز ٹھنڈا کر کے پڑھنا

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے کہ

www.KitaboSunnat.com

مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی:

فقال النبي ﷺ: «أبرد»ثم أراد أن يؤذن فقال له «أبرد» حتى رأينا فيء التلول فقال النبي ﷺ: «إن شدة الحر من فيح جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة» (صحیح بخاری:۵۳۹)

''آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ پھر مؤذن نے ارادہ کیا کہ اذان کہے تو آپ ﷺ نے اسے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کے سانس میں سے ہے، پس جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔''

عشاء کی نماز میں تاخیر

عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی ترغیب دلائی ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «لو لا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يؤخِّروا العشاء إلى ثلث الليل أو نصفه» (سنن ترمذی:۱۶۷)

''اگر مجھے اپنی اُمت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں اُنہیں عشاء کی نماز ایک تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کرنے کا حکم کرتا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَكَثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله لصلاة العشاء الآخرة، فخرج إلينا حين ذهب ثلث الليل أو بعده، فلا ندري أشيء شغله في أهله أو غير ذلك فقال حين خرج: «إنكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها أهل دين غيركم ولولا أن يثقل على أمتي لصليت بهم هذه الساعة» ثم أمر المؤذن فأقام الصلاة وصلى (صحیح مسلم:۶۳۹)

''ایک رات ہم نبی ﷺ کے پاس تھے اور آپ ﷺ عشاء کی نماز کے لئے انتظار کر رہے تھے پس وہ ہماری طرف اس وقت آئے جب رات آدھی یا اس سے کچھ زیادہ ہو چکی تھی۔ نامعلوم آپ اپنے گھر والوں میں مصروف تھے یا کچھ اور کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نکلے تو فرمایا: بے شک تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو جس کا دیگر اَدیان کے حاملین انتظار کرتے

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اور اگر میں اپنی اُمت پر بھاری نہ سمجھتا تو میں ان کو اس وقت نماز پڑھاتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔''

☜ مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ عشا کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے جبکہ باقی نمازوں کا اپنے اوّل وقت میں پڑھنا ہی افضل ہے جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے افضل عمل کے متعلق پوچھا تو فرمایا: «الصلاة في أوّل وقتها» ''اول وقت میں نماز پڑھنا'' (صحیح ابن خزیمہ:۳۲۷، الموارد:۲۸۰)

عصر کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ

نمازوں کے اوقات کے لئے سایے کی پیمائش میں عام لوگ عموماً غلطی کھا جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں یاد رہے کہ سائے کی پیمائش میں زوال کا اصل سایہ شامل نہیں کیا جائے گا، جو مختلف علاقوں کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔سائے کی پیمائش کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ:

ایک لکڑی لے کر زوال سے تھوڑی دیر پہلے سپاٹ زمین پر گاڑ دیں۔ سایہ گھٹ رہا ہوگا، گھٹتے گھٹتے جب ایک جگہ رک جائے (جس کے کچھ دیر بعد سایہ بڑھنا شروع ہوگا) تو یہی زوال کا وقت ہے جو چند ثانیے تک رہتا ہے۔ یہاں رکے ہوئے سایہ کی پیمائش کرلیں۔ پھر جب سایہ لکڑی کے برابر ہوجائے تو پیمائش کئے ہوئے فاصلے کو لکڑی کے برابر آئے ہوئے سایہ سے ملا کر نشان لگالیں، اب جب سایہ اس نشان پر پہنچے گا تو یہ ظہر کا آخری اور عصر کا اوّل وقت ہوگا اور ایک مثل ہوگا۔

دوسرا طریقہ:

لکڑی کو گاڑ دیا جائے اور زوال کا سایہ جب رُک جائے تو اس لکڑی کو نکال کر سایہ کی اِنتہا پر گاڑ دیا جائے۔ پھر جب سایہ بڑھنا شروع ہو اور لکڑی کے مثل ہوجائے تو یہی عصر کا اوّل وقت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

نماز کے مکروہ اَوقات اور مقامات

مکروہ اَوقات

◉ سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا أن نصلي فيهن، أو أن نقبِّر فيهن موتانا، حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع، وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس، وحين تضيّف الشمس للغروب حتى تغرب (صحیح مسلم:۸۳۱)

''نبی ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا: جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہوجائے۔ جب سورج نصف آسمان پر ہو یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے (یعنی عین زوال کا وقت) اور جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہوجائے۔''

◉ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نهى رسول الله ﷺ عن صلاتين: بعد الفجر حتى تطلع الشمس، وبعد العصر حتى تغرب الشمس (صحیح بخاری:۵۸۸)

''رسول اللہ ﷺ نے دو (وقتوں میں) نمازوں سے منع فرمایا۔ فجر (کی نماز) کے بعد یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور عصر (کی نماز کے) بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے۔''

لہٰذا نماز کے لیے مکروہ اوقات یہ ہوئے:

① نمازِ فجر کے بعد سے جب تک سورج اچھی طرح نکل نہ آئے۔

② زوال کے وقت

③ عصر کی نماز کے بعد سے سورج جب تک غروب نہ ہوجائے۔

☜ اگر کسی کی صبح کی سنتیں رہ گئی ہوں تو صرف اس کے لئے اجازت ہے کہ وہ پڑھ لے جیسا کہ قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فجر کی نماز کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا «مهلا يا قيس أصلاتان معًا» اے ابوقیس! ٹھہر جا، کیا تو دو نمازیں پڑھ رہا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! صبح کی دو سنتیں مجھ سے رہ گئی تھیں آپ نے فرمایا: «فلا إذن» ''تب اِجازت ہے۔'' (سنن ترمذی:۴۲۲)

www.KitaboSunnat.com

☜اسی طرح اگر نماز پڑھتے پڑھتے فجر اور عصر کے وقت سورج طلوع اور غروب ہو گیا اس کی باقی نماز درست ہوگی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك ومن أدرك من الفجر ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك» (صحیح مسلم:۶۰۹)

”جس نے عصر کی نماز میں سے سورج غروب ہونے سے ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی اور جس نے فجر کی نماز میں سے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی۔“

☜یاد رہے کہ مسجدِ حرام ان ممنوعہ اوقات سے مستثنیٰ ہے۔ اس میں دن رات کی کسی بھی گھڑی میں نماز اور کوئی دوسری عبادت کی جاسکتی ہے۔ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«یا بني عبد مناف! لا تمنعوا أحدًا طاف بهذا البيت وصلى آيّة ساعة شاء من ليل أو نهار» (سنن ترمذی:۸۶۸ وسنن نسائی:۵۸۶)

”اے بنی عبدِ مناف! کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو خواہ وہ رات دن کی کسی گھڑی میں بھی (یہ عبادت) کررہا ہو۔“

مکروہ مقامات

قبرستان اور حمام: قبرستان اور حمام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة» (سنن ابوداود:۴۹۲)

”حمام اور قبرستان کے علاوہ ساری زمین پر سجدہ کیا جاسکتا ہے۔“

اونٹوں کے باڑے میں: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا منع ہے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کے باڑا میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لا تُصَلُّوا في مَبَارك الإبل» (سنن ابوداود:۴۹۳)

”اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔“

www.KitaboSunnat.com